کیا مسلمان شرک کے مرتکب ہیں ؟

SHIRK

شرک

مصنف

استاد المکرم سیّد ضمیر حسین شاہ جعفری

"شرک"-----1

میں اپنے قابل صد احترام براوران اسلامی سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے مسلسل سب کو حقیقتوں کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ جوابی ردِّ عمل صفر ہے پھر بھی حقیقتوں کو آشکار کرنے کا سلسلہ شروع کر رہا ہوں۔ میں حقیقتوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار دلائل کے ساتھ کروں گا ان دلائل کا اخلاص نیت کے ساتھ جائزہ لینا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس سلسلے میں آپ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں محض اپنے مسلک کے ساتھ وفاداری کی بنیاد پر نہیں سوچتا اور نہ ہی دوسروں کے مسلک کے ساتھ تعصب کی بنیاد پر سوچتا ہوں۔ میری سوچ کا محور و مرکز صرف اور صرف سچائی ہے۔ خداوند قدّوس نے بھی اسی بنیاد پر سوچنے اور آراء کو قائم کرنے کا حکم صادر کیا ہوا ہے

(وہ دن جب "سچوں" کو "ان کا سچ" فائدہ دے گ ---القرآن)

یہاں ایک حقیقت آشکار ہو رہی ہے جو انتہائی اہم اور توجہ طلب ہے یعنی "سچوں" اور "ان کا سچ"۔ یہاں کسی کتابی، مسلک یا گروہی سچ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ ہر فرد کے ذاتی سچ اور اس پر سچا ثابت ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ یہ "سچ اور سچا" کیا ہے۔؟، جو محترم حضرات اس پر گفت و شنید کے خواہشمند ہوں، میں حاضر خدمت ہوں # 03335874363۔ فی الحال میں جس حقیقت پر اظہار خیال کرنا چاہ رہا ہوں وہ ہے

"شرک"

ضمیر-----------------------

"شرک "۔۔۔۔۔ 2

محترم برادران انسانی ہماری عقلی تاویلات اکثر بادی النظر میں سچائی محسوس ہوتی ہیں ۔ ان کو تسلیم کر لینے میں کوئی غلطی ، جرم یا گناہ نہیں ہے ۔ وقتاً فوقتاً ان سچائیوں کی حقیقت کھلتی رہتی ہے ۔ قلب مخلص جن لوگوں کے سینوں میں ہو وہ ایسے مواقع سے استفادہ حاصل کرتے رہتے ہیں اس طرح حقیقی اور آفاقی سچائیوں تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ۔ لیکن متعصب لوگ کبھی بھی آفاقی سچائیوں تک رسائی حاصل نہیں کر پاتے ۔ خداوند کریم مجھے ، آپ کو ، سب کو ایسی صورت حالات سے محفوظ رکھے ۔ آمین

اگر آپ نے اخلاص اور کامل توجہ کے ساتھ تفہیم کی زحمت گوارہ کی تو مجھے یقین ہے کہ میری گذارشات تسکین ذہنی اور تشفی قلب کا باعث ہوں گی ۔ ان شاءاللہ

ہم اپنے ماحول اور معاشرت میں موجود وہ عوامل ، جن کے تانے بانے "شرک " سے ملتے ہیں ، کے بارے میں کافی حد تک حساس ہو جاتے ہیں ۔ یہ حساسیت ہمارے لئے بے چینی اور پریشانی کا سبب بن جاتی ہے ۔ یہ حساسیت ہم کو اس بارے میں آگاہی پیدا کرنے اور اس کا تدارک کرنے کی کوشش پر مجبور کرتی ہے ۔ (ماشااللہ ، بہت اچھی بات ہے ، ہونی بھی چاہیے)

لیکن اس تگ و دو کی ایک دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے ۔ وہ یہ کہ کوئی اپنے مسلک کی وفاداری میں اتنا متعصب ہو کہ وہ لفظ "شرک" اور "مشرک" کو دوسرے مسالک کے خلاف یا کسی فرد کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہو

لہٰذا دونوں ہی صورتوں میں جو بات نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے لفظ "شرک" کی حقیقت کا کلی و شعوری ادراک حاصل کر لیا جائے تاکہ شرک یا مشرک قرار دینے میں کسی قسم کی غلطی یا لغزش کا امکان باقی نہ رہے ۔۔۔۔ جاری

ضمیر ---------------------------

"شرک" ----- 3

امید ہے شرک کی حقیقی تفہیم کتنی اہم اور ضروری ہے اس کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔
لغت کے اعتبار سے لفظ "شرک" کے معنی ہیں (شراکت، حصہ داری، شریک)۔ مثال کے طور پر اگر چند آدمی مل کر، برابر سرمایا لگا کر کوئی کاروبار کریں تو معاملہ "شرکت" کہلائے گا اور یہ لوگ اس کاروبار مین برابر کے شریک ہونگے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ معاملہ شرک کیوں نہیں کہلاتا۔؟

جی ہاں!، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اس قسم کے کام میں ایک شریک خدا ہو تو ایسی صورت میں اس کو شرکت کی بجائے "شرک" کا نام دیا جاتا ہے، شرکت کا نہیں

تو پھر لوگوں کے اس طرح کے دنیاوی کام کو "شرک" ہی کہہ لینے میں کیا ہرج ہے۔؟

ہاں بظاہر تو لگتا ہے کوئی ہرج نہیں ہے لیکن ایک حقیقت ایسی ہے جو دونوں صورتوں کیلئے ایک ہی لفظ مقرر کرنے میں رکاوٹ ہے

1۔ دنیاوی کام میں لوگ شراکت اس وقت کرتے ہیں جب کسی کے پاس کام شروع کرنے کیلئے سرمایہ فراہم کرنا انفرادی طور پر ممکن نہ ہو۔ اس لئے شراکت پر مجبور ہوتے ہیں

2۔ اس قسم کے کام میں شرکاء اس کام کے نظام و انتظام میں برابر کی ذمہ داری اور برابر کا حق رکھتے ہیں

جبکہ خدا کو اپنے نظام و انتظام سلطنت میں کسی قسم کی مجبوری نہیں ہے کہ خدا کو کسی شریک یا شراکت کی ضرورت ہو۔ خدا ہر قسم کی مجبوری سے پاک و منزہ ہے۔ قادر مطلق ہے۔ اک آن میں عدم سے خلق کرے یا خلق کو عدم کر دے۔ اس لئے خدا کو کسی شریک یا شراکت کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت احتیاج ہے اور احتیاج عجز ہے اور خدا اس سے مبرہ و منزہ ہے۔ وہ علی کل شیء قدیر ہے۔ کسی شراکت کا محتاج نہیں ہے

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کو شراکت کی احتیاج ہی نہیں ہے اور نہ ہی کسی شریک یا شراکت کی ضرورت ہے تو پھر "شرک" کیونکر واقع ہو سکتا ہے پھر "شرک" تو ممکن ہی نہیں ہے --- جاری

"شرک" ----- 4

جی ہاں ! بیشک ، شرک کا حقیقی طور پر واقع ہونا ممکن نہیں ہے ۔ لیکن ہم اپنے خیالات ، نظریات ، اقوال ، اور بعض معاملات میں کبھی ایسی صورت پیدا کر لیتے ہیں جو اللہ کے ساتھ شرکت کے زمرے میں آ جاتی ہے ۔ یا ہم اللہ کے شریک خود ہی قرار دے کر "شرک" کے جرم کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں ۔ یا خدا کی واحدانیت کا انکار کر کے کئی خداؤں کے قائل ہو جاتے ہیں ۔ یا اللہ کے علاوہ خود ہی اپنا خدا بنا لیتے ہیں اور اس کی عبادت شروع کر دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ہی خدا ہے جو سارا نظام خدائی چلا رہا ہے ، اسطرح برحق خدا کے منکر ہو جاتے ہیں اور خود کو خود ہی ایک بڑے عذاب کا حقدار بنا لیتے ہیں کیونکہ "شرک" ظلم عظیم ہے

لیکن ایک امر جو واقع ہی نہیں ہو سکتا وہ اتنا بڑا ظلم ، جرم اور اتنی بڑی سزا کا موجب کیونکر ہوا ۔ ؟

حقیقت میں ظلم سے مراد "کسی کا بھی کوئی سا بھی حق ضائع کرنا" ہے ۔ چونکہ ہم سب پر سب سے بڑا عظیم حق اللہ کا ہے کہ وہ ہمارا خالق ، ربّ ، رازق ہے اس جہت سے سب سے بڑا اور عظیم حق بھی اسی کا ہے اور "شرک" اللہ کے اس حق کے ضائع کرنے کے مترادف ہے ۔ اس وجہ سے عظیم ظلم بھی یہی ٹھہرے گا ۔ اسی لئے اللہ نے شرک کو ظلم عظیم کہا ہے ۔ لہذا ظلم جتنا بڑا ہو گا سزا بھی اتنی ہی بڑی ہو گی ۔ اسلئے ہم پر واجب ہے کہ عبادت صرف اور صرف خالص اللہ کی ہو ۔ ایسی عبادت جو ہر قسم کے "شرک" کی آمیزش سے بالکل پاک ہو

عذاب اور سزا کا تعلق "شرک" کے حقیقی طور پر واقع ہونے یا نہ ہونے سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اللہ کا وہ حق ضائع کرنے سے ہے جو بہت ہی عظیم ہے ۔ انسان کو ایسی صورتحال سے بچنا چاہیے ۔ جس چیز سے بچنا نہائت ہی ضروری ہو اس سے بچنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ چیز معلوم اور معروف ہو ۔ تو اب شرک سے متعلق حقائق منکشف کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اس بارے میں آگاہی ہر قسم کے ابہام اور شک شبہ سے بالکل صاف ہو جائے ۔۔۔ جاری

ضمیر

Photex

فورا

" شرک " ----- 5

شرک بنیادی طور پر تین صورتون میں لیا جا سکتا ہے

1 - شرک کی پہلی صورت

یہ عام طور پر معروف نہیں ہے اور شاید اسی کے بارے میں ہادی بر حق کا فرمان ہے کہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی دھیمی آواز میں نہاں خانہ دل میں چل رہا ہوتا ہے ۔ یہ ایسا شرک ہے جس میں من و شما سبھی کسی نہ کسی طور مبتلا ہوں گے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوند کریم نے ہماری تمام ضروریات حیات کو اسباب کے ماتحت کر دیا ہے مثلاً دودھ گھی گوشت اور دیگر کئی ضرویات حیوانات سے دستیاب ہوتی ہیں ۔ اس کیلئے ہم انہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور انہی سے حاصل کرتے ہیں ۔ اناج پھل سبزیاں اور دوسری کئی قسم کی ضروریات نباتات سے حاصل ہوتی ہیں ہم انہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور انہی سے حاصل کرتے ہیں ۔ بیماریاں جراثیم کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں ہم ان کو ہی ذمہ دار قرار دیتے ہیں ۔ علاج اور صحت کیلئے طبی معالج اور ادویات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے صحت یاب ہوتے ہیں ۔ دینی علمی روحانی ضروریات مدارس اور معلم کی محتاج ہیں ہم ان ہی کے ہاں جاتے ہیں اور ان ہی سے یہ احتیاج پوری ہوتی ہے

یہ سب کچھ اتنا حقیقی اور واضح ہے کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے ۔ ہم ان حقیقتوں میں اس طرح مشغول رہتے ہیں کہ ان سارے معاملات میں خدا کے تعلق اور عمل دخل کے خیال سے مکمل طور پر غافل اور بے پرواہ ہو جاتے ہیں اس غفلت اور بے پرواہی سے ہمارے اس انہماک کو ایک شرک کی نوعیت مل جاتی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی نہ یہ شرک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کسی کو مشرک قرار دیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ اس ساری غفلت اور بے پرواہی میں بھی کسی کے ہاں بھی ان اسباب کو اصل دہندہ قرار دینے کا گمان تک نہیں پایا جاتا --- جاری

ضمیر

Photex

فورا

"شرک" ----- 6

شرک کی دوسری قسم

یہ عام طور پر شرک خفّی کے نام سے معروف ہے یہ شرک تو ہوتا ہے لیکن اس
کا حامل مشرک قرار نہیں دیا جا سکتا۔ شرک کی یہ صورت اکثر توجہ کا مرکز بنتی
ہے یا بنا لی جاتی ہے۔ یہ شرک باطن قلب میں موجود ہوتا ہے۔ یہ کوئی نہ کوئی
امید یا خوف ہوتا ہے جو باطن قلب میں ایک اعتقاد کی صورت بیٹھ جاتا ہے۔ اس
میں کوئی شک نہیں کہ شرک کی یہ صورت ہمارے معاشرتی نظام میں بکثرت
موجود ہے۔ اس کی وجہ توہمات کا بکثرت پایا جانا ہے۔ مثلاً سفلی عملیات جادو
ٹونے جنّ مؤکلات بھوت پریت اور کئی قسم کے انجانے خوف و رجا وغیرہ۔ ان
توہمات کی اصل وجہ ضعیف الا عتقادی ہے۔ یہ ضعیف الاعتقادی شعور و آگاہی اور
علم و معرفت الٰہی کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ شرک اپنی ظاہری علامات
ہونے کی وجہ سے مشاہدے میں آ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف حسّاسیت جنم
لیتی ہے۔ جو اس کی روک تھام کیلئے تحریک پیدا کرتی ہے۔ یہ بھی ایک ناقابل
تردید سچائی ہے کہ اس روک تھام کیلئے میدان عمل میں آنے والے لوگ بھی دو
قسم کے ہیں

(پہلی قسم کے لوگ) :۔ وہ لوگ ہیں جو شعور و آگاہی اور علم و معرفت الٰہی
رکھنے والے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ حقیقت شرک سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔
توہمات اور ضعیف الاعتقادی کی حقیقت کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ انسان کی فطرت
اور جبلت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرک کی
دوسری قسم کے لوگ حقیقتاً مشرک نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ، بشمول انسان ، حیوانی
مخلوق کی تحریکات عمل داخلی خوف و رجا پر ہی منحصر ہیں جو کہ خالق اکبر کی
طرف سے ودیعت شدہ ہے ---- جاری

ضمیر

Photex فورا

"شرک" ------ 7

یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانی مخلوق بشمول انسان فطری اور جبلی طور پر اپنی ضروریات کے حصول کی امید کے مواقع پر انہیں حاصل کرنے کی طرف میلان رکھتے ہیں ۔ اور جسم و جان کو خطرات کے خوف کے مواقع پر بچنے کی تدبیر کی طرف راغب ہوتے ہیں ۔ چونکہ فطری اور جبلی عوامل اختیاری نہیں ہوتے اس لئے ان پر شریعت کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ فقہی اور شرعی احکام کا اطلاق انسان کے ان افعال پر ہوتا ہے جو اختیاری ہوں ۔ صدمہ یا غم اور آنسو بہنا ، تکلیف یا درد اور کراہنا ، خوشی اور ہنسنا ، نیند اور سو جانا ، خوف اور بچنے کی کوشش ، امید اور حصول کی کوشش ، جیسے تمام عوامل فطری و جبلی ہیں ان پر شریعت کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ شریعت کا اطلاق انسان کے شعوری اور اختیاری معاملات پر ہوتا ہے ۔ توہمات میں چونکہ خوف کا عنصر غالب ہوتا ہے اس لئے تحفظ ذات کیلئے احتیاط کا پہلو اختیار کرنا فطری طور پر اضطراری عمل ہے ۔ محض اس وجہ سے "شرک" کا فتویٰ صادر نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ توہمات کا شکار لوگ شعور و آگاہی اور علم و معرفت الہی کی کمی کا شکار ہوتے ہیں اس لئے پہلی قسم کے لوگ شعور و آگاہی اور علم و معرفت الہی کے فروغ کی کوششوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اپنی بساط کی حتمی حد تک اپنی توانائی ابلاغ میں صرف کرتے ہیں ۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ جیسے جیسے شعور و آگاہی میں اضافہ ہو گا توہمات میں کمی آئیگی اور اصلاح حال ہوتی جائیگی اور لوگ شرک میں مبتلا ہونے سے بچ پائیں گے ۔ اس قسم کی صورتحال میں فتووں یا جبر و تشدد کے ذریعہ سے اصلاح حال ممکن نہیں ہے ۔--- جاری

ضمیر ----------------------

Photex

"شرک" ----- 8

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے خوف صرف اور صرف ماتحت الاسباب ہی ہوتا ہے مافوق الاسباب ممکن نہیں ہے۔ کوئی بھی چیز یا خبر خوف کا سبب ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ کلر کہار کے مور کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کو پکڑنے والا اندھا ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی خبر خوف کا سبب بن سکتی ہے جو دل میں بیٹھ کر اعتقادی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے۔ کسی بھی خوف کی صورت میں احتیاط کا تقاضہ فطری ہے اور احتیاط کوئی جرم یا گناہ نہیں ہے۔ اس قسم کی صورتحال کے اصل مجرم وہ لوگ ہیں جو اپنے مقاصد کے حصول کیلیے علم و معرفت کے مثبت علمی، عقلی، اخلاقی مہذب اور حقیقی طریقے استعمال کرنے کی بجائے توہمات کے آسان غیر علمی، غیر عقلی، غیر حقیقی منفی طریقے استعمال کرتے ہیں اور اس طرح جہالت اود گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ آیئے یہ جائزہ لیتے ہیں کہ یہ مور نہ پکڑنے والوں میں کون کون شامل ہے، اور کیوں ہے۔

1۔ اہل علم و معرفت اندھا ہونے کی خبر سے بے پرواہ اپنے اخلاقی، تہذیبی تقاضے کی وجہ سے مور نہیں پکڑے گا

2۔ کوئی شخص اندھا ہونے کی مشہور خبر کی وجہ سے مور نہیں پکڑے گا

3۔ کوئی ایسا بھی ہو گا کہ مبادہ اندھا ہی نہ ہو جاؤں مور نہیں پکڑے گا

4۔ اور کوئی ایک ایسا بھی ہو گا جس کا مور کے اندھا کر دینے کی قدرت پر یقین اس حد تک ہو کہ خوف و رجا کی مکمل وابستگی، جس کا حقیقی حقدار صرف اور صرف رب رازق خالق اللہ ہے، مور سے جوڑ دے گا اور مور نہیں پکڑے گا

اگر غور کیا جائے تو عمل سب کا ایک ہی ہے لیکن شرک کا مرتکب صرف نمبر4 ہی قرار پائے گا

معلوم ہوا شرک یا مشرک کا حکم محض فعل یا عمل کی نوعیت پر نہیں لگ سکتا۔ اس کیلئے ارادہ باطنی یعنی تحریک عمل کی حقیقی نوعیت کا تعین لازم اور ضروری ہے --- جاری

ضمیر

"شرک" ----- 9

ارادہ باطنی کی حقیقی نوعیت جانے بغیر "شرک" کے حکم لگانے کا رجحان بجائے خود مبتلائے شر ہونے کے خطرہ سے دوچار کر سکتا ہے ۔ خانہ خدا کے گرد سجدہ ریز ہونے والوں کو سوچنا چاہیے کہ فعل کی محض ظاہری نوعیت پر فتویٰ لگانے کا رجحان کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے ہر وہ صورت جو خداوند قدوس کی یکتائی اور واحدانیت کے بارے میں شکوک و شبہات کا سبب ہو شرک کہلا سکتا ہے لیکن مشرک وہی کہلائے گا جو کسی چیز، جگہ یا ذات کے بارے میں اپنے یقین کو ایمان کے درجہ میں لا کر خدا کے درجہ پر لے آئے یا اس کو خدا ہی قرار دے دے جبکہ وہ چیز معبود برحق خدا نہ ہو

شرک کے تدارک کی کوشش شعور و آگاہی اور علم و معرفت الٰہی کی بنیاد پر ہی ہونی چاہیے ۔ تعصب و مخالفت کی بنیاد پر نہیں ۔ اگر بنظر غائر دیکھیں تو تعصب اور مخالفت کی بنیاد بذات خود شرک ہی کی ایک صورت ہے ۔ کیونکہ حق کبھی متعصب نہیں ہوتا

مزید برآں اکثر ہم تعظیم کے فعل کو بھی "شرک" کے زمرے میں ڈال دیتے ہیں جبکہ کوئی تعظیم ایسی بھی ہے جو عین ایمان اور عبادت ہے یا اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے (جس نے شعائر اللہ کی تعظیم کی یہ اس کے دل میں تقویٰ کے موجود ہونے کی دلیل ہے -- الحج:32)

تعظیم فعل ہے جو احساس عظمت کی وجہ سے معرض وجود میں آتا ہے ۔ اور عظمت کلی لا محدود صرف اور صرف اللہ کی ہے یہی وہ حقیقت ذات ہے جس کی وجہ سے اللہ کے لئے اسم ذات "علی" ہے ۔ اس کے بعد اللہ سے نسبت ذاتی کی وجہ سے عظمت "ولی" کی ہے

(سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ولی ہیں -- المائدہ:55)

شعائر اللہ ، اللہ نہیں ہیں بلکہ ہر وہ چیز، جگہ یا ذات جس کی نسبت ذاتی اللہ کے ولی سے ہو شعائر اللہ کہلاتی ہے اور اللہ نے اس کی تعظیم کو حکماً واجب کر دیا ہے ۔ -- جاری

ضمیر --------------------

"شرک" ------- 10

بنی نوع انسان میں بلند تر درجہ پر فائز وہی ہو گا جو خالص اور حقیقی جذبہ احساس عظمت کے زیر اثر شعائر اللہ کی تعظیم بجا لانے والا ہو گا کیونکہ یہ تعظیم ہی تقویٰ کی حقیقی موجودگی کا ثبوت ہے

(تم میں سب سے زیادہ صاحب اکرام وہی ہے جو تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔۔ الحجرات:13)

اس کے علاوہ وہ بھی خیر و ثواب پر ہو گا جو حقیقی احساس عظمت سے نہ سہی لیکن حکم الٰہی کی خوشنودی و اطاعت کیلئے تعظیم بجا لانے میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔ مگر جو آدمی اس تعظیم میں نہ صرف کوتاہی کرتا ہو بلکہ انکار بھی کرتا ہو اور اس کے خلاف حکم بھی لگاتا ہو اس کے بارے میں فیصلہ آپ خود ہی فرما لیں

شعائر اللہ کی نشاندہی اللہ نے خود بھی کی ہے۔ (بیشک سفا اور مروا شعائر اللہ میں سے ہیں)۔ یہ عام پہاڑیوں کی طرح خانہ کعبہ کے نزدیک دو پہاڑیاں ہیں لیکن ان کی اللہ کے ولی کے ساتھ نسبت ذاتی ہو جانے کی وجہ سے شعائر اللہ کہلائیں تو انسانوں پر ان کی تعظیم واجب ہو گئی

(اور قربانی کے جانور کو ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں سے قرار دیا ہے۔۔ الحج:36)

اگرچہ یہ ایک جانور ہے لیکن جب اس کی نسبت ذاتی سلسلہ عظمت سے ہو گئی تو اس کی تعظیم مسلمان مومن متقی عالم مفتی مجتہد فقیہہ سب پر واجب۔ حتیٰ کہ اس جانور کے گلے کی رسی کی تعظیم بھی واجب ہو گئی۔۔ (المائدہ:2)

اب جن لوگوں کے دل سادات کی تعظیم کے خیال سے تنگ ہوتے ہیں انہیں خبردار ہو جانا چاہیے کی یہ تنگی علم و عمل کا غرور ہے اور دل میں تقویٰ کی غیر موجودگی کا الارم ہے۔

سادات کی نسبت ذاتی اہل البیت علیہم الصلاۃ و السلام کے ساتھ اللہ کی قائم کردہ ہے۔ یہ نسبت علم و عمل و تقویٰ کی محتاج نہیں ہے ---- جاری

ضمیر ---

ض Photex فوٹو

"شرک" ----- 11

غور فرمائیں ، حقیقت عظمت اللہ سے ولی کی نسبت ذاتی قائم ہوئی تعظیم واجب
قربان ہونے والے جانور سے نسبت ذاتی قربانی کے جانور کی ہوئی تعظیم واجب
قربانی کے جانور سے نسبت ذاتی رسی کی ہوئی تعظیم واجب

اس طرح تو یہ قانون و آئین خداوندی ٹھہرا کہ حقیقت عظمت کے ساتھ جیسے جیسے نسبت ذاتی قائم ہوتی چلی جائے گی سلسلہ تعظیم واجب ہوتا چلا جائے گا۔ اس کو اس طرح سے سمجھیں

رسول صل اللہ علیہ و آلہ کی نسبت ذاتی حقیقت عظمت اللہ سے -- تعظیم واجب
کلام کی نسبت ذاتی رسول سے -- تعظیم واجب
اوراق کی نسبت ذاتی کلام سے -- تعظیم واجب
کتاب کی نسبت ذاتی اوراق سے -- تعظیم واجب
غلاف کے کپڑے کی نسبت ذاتی کتاب سے -- تعظیم واجب

معلوم ہوا حقیقی سلسلہ عظمت سے نسبت ذاتی جڑتے جانے والی ہر چیز ، جگہ ، ذات واجب التعظیم ہوتی جائے گی۔ یہ عظمت اور تعظیم کا قانون خود اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے

اہل بیت رسول علیہم الصلاۃ و السلام کی نسبت ذاتی رسول صل اللہ علیہ و الہ سے ہوئی تعظیم واجب

اصحاب نبی رضوان للہ کی نسبت ذاتی خالص ایمان ، وفاداری اور اطاعت و اتباع رسول کی وجہ سے ہوئی تعظیم واجب

مومنین جن کے دلوں میں اہل بیت رسول اور اصحاب رسول کی سچی محبت نے اثر کیا تو اس نسبت ذاتی کی وجہ سے واجب التعظیم ہوئے --- جاری

ضمیر ------------------------

Photex
ض
فورا

تعظیم افعال کے ذریعہ سے ہی مظہر ہوتی ہے ۔ اگر کلیۃً افعال تعظیم کو حرام یا شرک قرار دے دیا جائے تو اس حکم کی زد میں حقیقی سلسلہ عظمت سے جڑی وہ تعظیم بھی آ جائیگی جس کو اللہ نے واجب قرار دیا ہے ۔ لہٰذا یہ خیال رکھنا ضروری ہو گا کہ کس قسم کا فتویٰ کس قسم کے خطرہ سے دوچار کر سکتا ہے ۔

ہاں البتہ وہ تعظیم جس کا تعلق حقیقی سلسلہ عظمت سے نسبت ذاتی کا نہ ہو گمراہی ، فسق یا شرک ہو سکتی ہے ۔ کسی قسم کے تعصب کے بغیر شعور و آگاہی اور علم و معرفت الٰہی کے فروغ کی کوشش میں مصروف یہ (پہلی قسم کے لوگ) قابل تقلید قابل تحسین و احترام ہیں

(دوسری قسم کے لوگ)

شرک کی روک تھام کیلئے میدان عمل میں آنے والے دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو کسی مسلک یا گروہ کے آلہ کار بن کر افعال تعظیم کو بایک جنبش قلم شرک یا مشرک قرار دے کر ان کے خلاف محاذ آراء ہو جاتے ہیں ۔ لفظ شرک اور مشرک کو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اپنے لوگوں میں دوسروں کے خلاف نفرت اور تعصب کو ابھارتے ہیں ۔ان کی اس کوشش کے نتیجہ میں شرک کی روک تھام تو ہوتی نہیں ہے الٹا ماحول منافرت اور فتنہ فساد کا شکار ہو جاتا ہے

تعصب پر مبنی کوئی بھی کوشش اصلاح کا ذریعہ نہیں بن سکتی ۔ اصلاح حال صرف اور صرف شعور و آگاہی اور علم و معرفت الٰہی کے فروغ سے ہی ممکن ہے ۔ ایک ایسی کوشش جو خود غرضی اور تعصب کی آمیزش سے مکمل طور پاک و صاف ہو ----- جاری

ضمیر ------------------------

Photex
فورا

"شرک" ---- 13
(شرک کی تیسری صورت)

شرک کی یہی صورت ہے جو نہ صرف "شرک" ہے بلکہ اس کا حامل بھی بلا شک مشرک ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص اپنے فطری خوف و رجا کی وابستگی کو اپنے حقیقی خالق سے مکمل طور پر منقطع کر کے خالصتاً ظاہری سبب سے جوڑ دیتا ہے اور یقین کامل سے اس ظاہری سبب کو اصل دہندہ قرار دے کر شعوری اور ارادی طور پر خوف و رجا کو اس کے ساتھ خالص کر کے اس چیز یا ذات کو اپنا معبود بنا لیتا ہے۔ پھر ہمیشہ اس کی خوشنودی کے حصول اور ناراضگی سے بچنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ یہی "پرستش" ہے
مختصر الفاظ میں "مشرک" وہی ہے جو کسی ایسے کی پرستش کرتا ہے جو حقیقی برحق خدا نہیں ہے

اب تک "شرک" کے جن پہلوؤں پر بات ہوئی ہے ان کا تعلق بیشتر نفس انسانی سے تھا کہ کس طرح شرک کا عمل دخل نفس انسانی میں فطری طور پر ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔ اب جو پہلو سامنے آ رہا ہے اس کا تعلق ایمان و عقیدہ سے ہے۔ یہی شرک حقیقی شرک ہوتا ہے جو کسی کو حقیقی مشرک بنا دیتا ہے۔ یہ شرک ایمان و عقیدہ کے اعلان اور ارادی ظاہری عمل کے ذریعہ سے سامنے آتا ہے۔ اس میں کسی چیز یا ذات کو خدا مان کر پرستش کی جا رہی ہوتی ہے۔ اور چیز یا ذات کو کائنات کا ربّ رازق خالق قرار دیا جاتا ہے۔ یہ وہ "شرک" ہے جس کو معبود برحق نے "ظلم عظیم" کہا ہے۔ کیونکہ اسی سے خالق حقیقی کا عظیم حق معبودیت ضائع ہوتا ہے

اس شرک سے بنی نوع انسان کو بچانے کے لئے اللہ نے انبیاء مبعوث کئے جنہوں نے لوگوں کو شرک سے روکنے کیلئے واحدانیت کی طرف بلایا اور "لا الہ الا اللہ" کا کلمہ دیا کہ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یعنی معبود صرف اور صرف اللہ ہے۔ جو واحد ہے اور اس کا کوئی ساتھی یا شریک نہیں ہے ---- جاری

ضمیر ----

ض
Photex
فورا

"شرک" -------- 14

کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" خدا کی وحدانیت اور اسی کی معبودیت کا اعلان ہے کہ وہی عبادت کے لائق ہے ۔ پوری کائنات کا نظام و انتظام اسی کے تابع امر ہے ۔ دین ربانی کی اساس ہے ۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت یہی کلمہ رہا ہے کہ خود ساختہ خدا ، یا بہت سے خداؤوں ، یا خدا کا کوئی ساتھی ہونے کی نفی کرو ۔ ایک خدا پر ایمان لاؤ اور اسی کی عبادت کرو

یہاں یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ خود ساختہ خدا کو ماننا ، بہت سے خداؤوں کو ماننا ، خدا کے ساتھ ساتھی ماننا عقیدہ "شرک" ہے

ایک خدا کو ماننا ، اس کا کوئی ہمسر قرار نہ دینا عقیدہ "توحید" ہے

"اس طرح ایمان و عقیدہ توحید" اور "ایمان و عقیدی شرک" ایک دوسرے کے برعکس اور متضاد ہیں ۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ انسان کے باطن قلب میں آدمی کا ایمان دو جہتوں کے درمیان معلق رہتا ہے ۔ ایک جہت کے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے دوسری جہت سے اتنا ہی دور ہوتا جاتا ہے ۔ یا یون کہہ لیں کہ ایمان آدمی کے باطن قلب میں ایک ایسے خط پر واقع ہے جس کے ایک سرے کا نام "توحید" اور دوسرے سرے کا نام "شرک" ہے ۔ ایمان توحید سے جتنا دور ہوتا جائے گا شرک کے اتنا قریب ہوتا جائیگا ۔ لہٰذا انسان پر لازم یہی ہے کہ وہ اپنے ایمان کو خاص نقطہ توحید پر لے جائے جہاں وہ شرک سے مکمل طور پر پاک صاف ہو کر کامل ایمان توحید کا حامل ٹھہرے

اب اس کیلئے تو ضروری ہو گیا کہ توحید کی حقیقی تفہیم حاصل ہو کیونکہ اس کے بغیر تو یہ نہیں جانا جا سکتا کہ میں شرک سے کتنا قریب یا کتنا دور ہوں

وما توفیقی الا با اللہ علی العظیم

ہر قسم کی رائے ، تبصرہ ، سوال ، تنقید ، اعتراض کو خوش آمدید

ضمیر ------------------------------

ض
Photex
فورا

Tahir Abbas Sarkar agr shirk sy murad sowsy Allah k kisi or ko mahbod manna hy tu Rasol.e.khuda s.w ny ye q farmaya k Ali a.s ka chehra dykhna ibadat hy
Kya ye shirk nhi?

1

Like · Reply · 1w

Zamir Hussain ji bht shukriya , SHIRK aur IBAADAT alg alg maozoo hen . shirk ka ta'aluq Allah k bare maen imaan se hey jbkeh ibaadat ka ta'aluq Allah k liye ajaam diye jane wale a'maal o af'aal se hey . shirk se pak hr amal ibaadat hey .

3

Like · Reply · 1w

Zamir Hussain ALI k chehre pr nazar sb se afzal ibaadat jo Slaimaam , Abu Zar aur meetham , slaamun alaihim jaese , momeneen ko hasil hoi . daikhne walon maen to bd'treen dushman e khuda bhi thay laikin un ka daikhna ibaadat nahein kehlaa skta .

3

Like · Reply · 1w